

زری پالیسی کمیٹی کے جمعرات 07 جولائی 2022ء کو منعقدہ اجلاس کی روداد

شکر کا

ڈاکٹر مرتضیٰ سید	چیئر پرسن اور قائم مقام گورنر بینک دولت پاکستان
ڈاکٹر عنایت حسین	ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)
جناب ارشد محمود بھٹی	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (بی پی آر جی)
جناب علی جمیل	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر طارق حسن	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر نوید حامد	بیرونی رکن
جناب محمد منصور علی	کارپوریٹ سیکریٹری / ڈائریکٹر اوسی ایس

موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 22ء کے امکانات

1- زری پالیسی کمیٹی کو 23 مئی 2022ء کے زری پالیسی فیصلے کے بعد معیشت کے کلیدی اظہاریوں میں پیش رفت کے متعلق آگاہ کرنے کے ساتھ ابھرتے ہوئے رجحانات کا جائزہ پیش کیا گیا۔

2- حقیقی شعبے کا عمومی جائزہ پیش کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ بلند تعدد (high frequency) کے حامل اظہاریوں کی رفتار سے پتہ چلتا ہے کہ طلب بلند سطح پر مستحکم ہو چکی ہے۔ جون 2022ء میں ذاتی گاڑیوں، سیمنٹ، اور پیٹرولیم، آئل اور لبریکیشنس کی فروخت ماہ بہ ماہ بنیادوں پر بڑھ گئی۔ تاہم، مجموعی طور پر مالی سال 21ء کے مقابلے میں مالی سال 22ء کے دوران سیمنٹ کی فروخت میں معمولی کمی دیکھی گئی۔ اس بات کو اجاگر کیا گیا کہ آگے چل کر تعمیرات کی صنعت میں اعتدال کے باعث سیمنٹ کی فروخت کم رہنے کی توقع ہے۔ جولائی تا اپریل مالی سال 22ء کے دوران بڑے پیمانے کی ایشیا سازی (ایل ایس ایم) میں 10.7 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 8.4 فیصد رہی تھی۔

3- کمیٹی کو اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ جولائی تا اپریل مالی سال 22ء کے دوران گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں کھاد اور ٹریکٹروں کی فروخت کے ساتھ ساتھ زری قرضوں کی تقسیم میں بھی اضافہ ہوا۔

4- امکانات کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے بتایا گیا کہ توانائی کی بلند قیمتوں، خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگتوں اور سخت زری اور مالیاتی پالیسیوں کے سبب صنعتی شعبے کی نمو سست رہنے کی توقع ہے۔ تاہم، امکان ہے کہ پنجاب میں زیر کاشت رقبے میں اضافے اور حالیہ مون سون بارشوں کے نتیجے میں پانی کی دستیابی میں بہتری کے سبب زری شعبہ مالی سال 23ء میں اپنی رفتار برقرار رکھے گا۔ ایل ایس ایم اور درآمدات میں متوقع اعتدال خدمات کے شعبے کی نمو کو متاثر کرے گا اور اس کے سست رہنے کا امکان ہے۔ مالی سال 23ء میں بحیثیت مجموعی جی ڈی پی کی نمو 3.0 فیصد تا 4.0 فیصد تک رہنے کی توقع ہے۔

5- زری مجموعوں کی حالیہ پیش رفت پر بحث کرتے ہوئے آگاہ کیا گیا کہ اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں (این ایف اے) میں تیزی سے کمی کے باعث زری وسیع (ایم 2) میں نمو سست ہو چکی ہے۔ دوسری جانب، نجی شعبے کے قرضوں کے تیزی سے بڑھنے اور بینکاری نظام سے خالص میزانی قرض گیری میں اضافے کے باعث بینکاری نظام

کے خالص ملکی اثاثوں (این ڈی اے) میں خاصی توسیع ہوئی۔ واجبات کے لحاظ سے بینک ڈپازٹس میں مستحکم اضافے کے باوجود زیر گردش کرنسی میں کمی نے ایم ٹی کی نمو سست کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ زربندی کی نمو بھی سال بسال اور مجموعی دونوں بنیادوں پر سست رہی، جسے اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جس نے بازار زر کے سودوں کے ذریعے ادخال اور حکومتی اور غیر حکومتی شعبوں (رعایتی قرضہ اسکیموں کے ذریعے) پر اسٹیٹ بینک کے دعووں کے اثرات کی جزوی تلافی کر دی۔

6- مزید برآں، عملے نے کہا کہ نجی شعبے کے قرضوں میں وسیع البنیاد نمو ہوئی، اور مئی 2022ء میں 23.7 فیصد سال بسال اضافے کے ساتھ بڑھ کر 9.1 ٹریلین روپے تک پہنچ گئے۔ جاری سرمایہ، معین سرمایہ کاریوں اور صارفی قرضوں سمیت تمام اہم اجزائے نجی شعبے کے قرضے بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس بات کو اجاگر کیا گیا کہ خام مال کی بلند قیمتوں اور جاذب قرضہ شعبوں کی مضبوط سرگرمیوں کا نتیجہ جاری سرمائے کی طلب میں اضافے کی صورت میں نکلا۔ بحیثیت مجموعی نجی شعبے کے قرضے یکم جولائی تا 17 جون مالی سال 22ء کی مدت میں بڑھ کر 1.40 ٹریلین روپے تک پہنچ گئے جبکہ اس کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی اسی مدت میں یہ 1489.5 ارب روپے تھے۔

7- قرضے کی نمو کے بارے میں عملے نے کہا کہ عارضی معاشی ری فنانس سہولت (ٹی ای آر ایف) کے تحت قرضوں کے مسلسل اجراء اور سستے مکانات کی اسکیم (میرا پاکستان میرا گھر) میں بڑھتی ہوئی دلچسپی کی وجہ سے مئی 2022ء کے دوران معین سرمایہ کاریوں اور صارفی قرضوں میں اضافہ ہو گیا۔

8- قرضوں کی نمو کی پیش گوئیوں کے متعلق عملے نے بتایا کہ مالی سال 23ء کے دوران قرضوں کی توسیع کی رفتار سست رہنے کی توقع ہے جس سے معاشی سرگرمیوں میں متوقع سست رفتاری، زری سختی کے تاخیر سے مرتب ہونے والے اثرات اور خام مال کی قیمتوں میں متوقع اعتدال اور ٹی ای آر ایف کے خاتمے کی عکاسی ہوتی ہے۔

9- مالیاتی پیش رفتوں پر بحث کرتے ہوئے اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ بجٹ کے نظر ثانی شدہ تخمینوں سے پتہ چلتا ہے کہ مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 7.1 فیصد تک رہا جبکہ بجٹ میں اس کا ہدف جی ڈی پی کا 5.1 فیصد رکھا گیا تھا۔ اسی طرح، بنیادی خسارہ جی ڈی پی کے 2.4 فیصد تک رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے جو 0.7 فیصد کے ہدف سے خاصا بلند ہے۔ مالیاتی لحاظ سے بگاڑ کو زراعت اور گرانٹس میں غیر معمولی اضافے کے ساتھ ساتھ غیر ٹیکس محاصل میں کمی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

10- آئی ایم ایف پروگرام کے آغاز کے بعد مالی سال 23ء میں مالیاتی یکجائی فرض کرتے ہوئے توقع ہے کہ مجموعی مالیاتی خسارے اور بنیادی خسارے میں کمی آئے گی۔ تاہم کچھ عوامل کی وجہ سے ان پیش گوئیوں کو خطرات لاحق ہیں جن میں: (i) سیاسی عدم استحکام، (ii) تیل کی بین الاقوامی قیمتیں، (iii) پالیسی ریٹ میں تبدیلیاں، (iv) شرح مبادلہ میں تبدیلیاں، اور (v) کووڈ 19 و باک دوبارہ نمودار ہونا شامل ہیں۔

11- عالمی پیش رفتوں پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے زری پالیسی کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ جغرافیائی و سیاسی بے یقینی، بلند مہنگائی، چین میں لاک ڈاؤن، اور امریکہ کے مرکزی بینک فیڈرل ریزرو کی جانب سے پالیسی ریٹ میں اضافہ، اور کساد بازاری کے بڑھتے ہوئے خطرات کی وجہ سے عالمی سطح پر معیشتیں دباؤ میں رہیں۔ نتیجتاً، گلوبل پریچرنگ مینجرز انڈیکس بیس مہینوں کی کم ترین سطح پر آگیا اور مالی منڈیوں میں بے یقینی پھیل گئی، جس کی نشاندہی ایس اینڈ پی کے تغیر پذیر ری انڈیکس اور وی ایس ٹی او ایکس ایکس (بنیادی یورو STOXX 50 انڈیکس پر ظاہر تغیر پذیریاں) سے ہوتی ہے۔ اس بات کو اجاگر کیا گیا کہ جغرافیائی و سیاسی خطرات اور ترقی یافتہ معیشتوں میں جاری زری سختی کی وجہ سے ابھرتی ہوئی معیشتوں کی کرنسیوں کی قدر کم ہو رہی ہے، جو ان ممالک میں مہنگائی کے دباؤ کو مزید بڑھا رہی ہے۔ اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں پر بحث کرتے ہوئے کہا گیا کہ خام تیل کے علاوہ دیگر اجناس کی قیمتوں میں عمومی طور پر زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے کمی آئی ہے لیکن یہ ابھی تک کووڈ سے پہلے کی سطح کے مقابلے میں کافی بلند ہیں۔

12- اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ غیر توانائی درآمدات بتدریج کم ہو رہی ہیں، جبکہ گذشتہ زری پالیسی اجلاس کے بعد سے برآمدات نے اپنی نمو کی رفتار کو برقرار رکھا ہے۔ مئی 2022ء میں برآمدی آمدنی نے 2.9 ارب ڈالر کی سطح کو چھو لیا اور، جولائی تا مئی مالی سال 22ء میں مجموعی طور پر برآمدات 28.9 ارب ڈالر کی تاریخی بلند سطح تک پہنچ گئیں۔ اس رجحان کو بلند قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل اور چاولوں کی برآمدات کی مضبوط کارکردگی سے منسوب کیا گیا۔ مزید برآں، بلند قدر اضافی کی حامل برآمدات کو بڑھانے میں نہ صرف مناسب عالمی قیمتوں بلکہ بڑھتی ہوئی مقدار نے بھی کردار ادا کیا۔ یہ بات اجاگر کی گئی کہ اجناس کی بلند قیمتیں برآمدات کی رفتار کی معاونت کر رہی ہیں، جبکہ ان کی وجہ سے درآمدات بھی بلند سطح پر ہیں۔ نتیجتاً، جولائی تا مئی مالی سال 22ء میں بڑھتی ہوئی برآمدات کے اثرات درآمدات میں مجموعی طور پر 44.5 فیصد اضافے کی وجہ سے زائل ہو گئے۔ درآمدات میں اضافے کا اہم محرک توانائی کی درآمدات اور عالمی اجناس کی بلند قیمتیں ہیں۔ کارکنوں کی ترسیلات زر پر بحث کرتے ہوئے کہا گیا کہ مئی 2022ء میں رقوم کی آمد معتدل ہو کر 2.3 ارب ڈالر پر آگئی، جس کا اہم سبب رمضان اور عید الفطر کے بعد اس کی موسمی سست رفتاری ہے۔ تاہم، توقع کی جاتی ہے کہ جون 2022ء میں بیرون ملک ملازمت کے لیے جانے والے کارکنوں کی تعداد میں اضافے اور قانونی ڈیجیٹل ذرائع کے استعمال میں اضافے سے کارکنوں کی ترسیلات زر کی بحالی متوقع ہے۔

13- جولائی تا مئی مالی سال 22ء میں جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ کر 15.2 ارب ڈالر تک پہنچ گیا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 1.2 ارب ڈالر تھا۔ یہ بتایا گیا کہ بلند درآمدات اور ترسیلات زر کی قدرے کم آمد کے باعث جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ کر 1.4 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔

14- مزید برآں، اس بات کی وضاحت کی گئی کہ سرکاری اور نجی رقوم کے بہاؤ میں کمی کی وجہ سے مالی کھاتہ دباؤ کا شکار رہا۔ جولائی تا مئی مالی سال 22ء کے دوران چین سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں تقریباً نصف رہ گئی، جس کے نتیجے میں جولائی تا مئی مالی سال 22ء میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری رقوم کی آمد 1.6 ڈالر کے ساتھ گذشتہ برس کی اسی مدت کے 1.68 ارب ڈالر کے تقریباً مساوی رہیں۔

15- مالی سال 23ء کے بیرونی شعبے کے منظر نامے سے آگاہ کرتے ہوئے، یہ غور کیا گیا کہ برآمدات میں معتدل نمو متوقع ہے جس کی وجوہات یہ تھیں: (i) ٹیکسٹائل کے شعبے کی استعداد میں حالیہ اضافہ؛ (ii) چاول کی سازگار قیمت اور برآمدات کے لیے اسٹاک کی دستیابی؛ اور (iii) زر مبادلہ کی مسابقتی شرح۔ تاہم، عالمی نمو میں سست روی اور کساد بازاری کی توقع مالی سال 23ء کے برآمدی منظر نامے کے لیے ایک اہم منفی خطرہ ہے۔ بالخصوص، بین الاقوامی منڈیوں میں ایشیا کی بلند قیمتوں کی وجہ سے حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے انتظامی پابندیوں اور تحقیقی اقدامات کے باوجود، مالی سال 23ء کے دوران درآمدات میں بتدریج کمی متوقع ہے۔ ترسیلات زر کا منظر نامہ مثبت رہتا ہے اور مئی 2022ء میں زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے کافی حد تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ ان تخمینوں میں حکومت کی جانب سے درآمدات میں کمی کی حالیہ کوششوں کے ساتھ ساتھ پالیسی ریٹ میں اضافے اور شرح مبادلہ میں کمی کے اثرات کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے۔

16- مہنگائی کے رجحانات اور پیش رفتوں پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے بتایا گیا کہ جون 2022ء کے دوران قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی سال بسال بنیاد پر 21.3 فیصد تک بڑھ گئی ہے (اگست 2008ء کے بعد سے سب سے زیادہ)، جس کے نتیجے میں مالی سال 22ء کے دوران اوسط قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی 12.2 فیصد رہی۔ یہ غور کیا گیا کہ جون 2022ء میں ماہ بامہ قومی صارف اشاریہ قیمت میں 6.3 فیصد اضافہ ہوا۔ اس امر کی وضاحت کی گئی کہ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے مہنگائی میں ہونے والا اضافہ بنیادی طور پر خوراک اور توانائی کی قیمتیں بڑھنے کی وجہ سے تھا۔ سال بسال بنیاد پر (جون 2022ء میں)، شہری اور دیہی علاقوں میں قومی مہنگائی بالترتیب 11.5 فیصد اور 13.5 فیصد تک بڑھ گئی۔ ماہ بامہ بنیاد پر (جون 2022ء میں)، قومی مہنگائی بالترتیب شہری اور دیہی علاقوں کے لیے 2.0 فیصد اور 2.3 فیصد درج کی گئی۔ یہ توانائی اور خوراک کی مسلسل بلند قیمتوں کے دور ثانی کے اثرات کی عکاسی کرتا ہے۔

17- جون 2022ء کے دوران، غذائی مہنگائی میں اضافے کی بنیادی وجہ معمول سے زیادہ درجہ حرارت کے باعث تلف پذیر غذائی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ تھا۔ اسی اثنا میں، تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے اور رعایتی قیمتوں کے استرداد کی وجہ سے توانائی کی مہنگائی 45 فیصد سے بڑھ گئی۔

18- منظر نامے پر بحث کرتے ہوئے آگاہ کیا گیا کہ مالی سال 23ء کے لیے اوسط قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کے 18 تا 20 فیصد کی حد میں رہنے کی توقع ہے۔ یہ منظر نامہ بعض خطرات سے مشروط ہے۔ اضافے کے خطرات میں روس-یوکرین تنازعے کا تسلسل اور مہنگائی کی توقعات میں اضافہ شامل ہے، جبکہ کمی کے خطرات میں عالمی طلب میں غیر متوقع تخفیف اور کووڈ 19 وبا کی مرض کی ممکنہ نئی ہر شامل ہیں۔

مالی منڈیاں اور انتظام ذخائر

19- زرعی پالیسی کے نفاذ کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے، عملے نے بتایا کہ 13.75 فیصد پالیسی ریٹ کے مقابلے میں شبینہ بین الینک ریپورٹ 13.28 فیصد (اوسط) رہا، جو مارکیٹ میں اضافی سیالیت کو ظاہر کرتا ہے۔ زرعی پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے بازار زر کے سودوں کے ذریعے سیالیت کے ادخال میں معمولی اضافہ دیکھا گیا۔ 23 مئی 2022ء سے 5 جولائی 2022ء کے دوران بازار زر کے سودوں کی خالص اوسط یومیہ واجب الادا سطح 3.89 ٹریلین روپے تک بڑھ گئی۔

20- مزید غور کیا گیا کہ مئی 2022ء میں زرعی پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد ثانوی بازار کی یافتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ اضافہ 3 ماہ سے 1 سال کی مدت میں زیادہ واضح تھا، لیکن درمیانی تا طویل مدتی یافتوں میں بھی اضافہ ہوا۔ ابتدائی نیلامیوں میں، بازار نے پی آئی بیز میں بڑھتی ہوئی دلچسپی کے ساتھ ہدف سے زائد رقم کی پیشکش کی۔ مزید برآں، پاکستان کے یوروبانڈ کی قیمتوں میں بھی نمایاں کمی آئی ہے، جس کی وجہ سے حکومت کے لیے بین الاقوامی منڈیوں تک رسائی مشکل ہو گئی ہے۔ یہ غور کیا گیا کہ اگرچہ ہمسر ممالک کے ریاستی بانڈز کی قیمتوں میں بھی کمی آئی ہے لیکن پاکستان کے معاملے میں یہ کمی زیادہ واضح اور مستقل ہے۔

21- مزید برآں، آگاہ کیا گیا کہ زرعی پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 3.4 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ ڈالر کا عالمی استحکام، بین الاقوامی اجناس کی بلند قیمتیں اور طویل عرصے سے موجود ملکی غیر یقینی صورت حال اس کی بنیادی وجوہات تھیں۔ آخر آ، اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی کہ اپریل 2022ء سے روپے میں تغیر پذیری مسلسل بڑھ رہی ہے، اور اب یہ ہمسر ممالک کی کرنسیوں سے بڑھ گئی ہے۔

ماڈل پر مبنی جائزہ

22- عملے نے کمیٹی کو ماڈل کے کلیدی مفروضوں کے بارے میں آگاہ کیا۔ اس بات کی وضاحت کی گئی کہ مالی سال 23ء کے لیے مہنگائی کی تازہ ترین پیش گوئی میں اضافہ کیا گیا کیونکہ (i) ایندھن، بجلی اور گیس کی قیمتوں میں توقع سے زیادہ ردوبدل کی وجہ سے ابتدائی صورت حال میں نمایاں تبدیلی، (ii) توانائی کی قیمتوں میں اضافے کے دورثانی کے اثرات، (iii) قومی مہنگائی میں مہنگائی کی توقعات کی عکاسی، اور (iv) ڈالر کے مقابلے میں روپے کی حالیہ کمزوری اور اس کی متوقع راہ۔ ان عوامل نے وسط مدت کے مہنگائی کے تخمینے کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

23- کمیٹی نے ہدف کی بنسبت وسط مدت میں مہنگائی کی مشروط پیش گوئی اور اس ماڈل کے تجویز کردہ پالیسی ریٹ کی شرح پر بھی تبادلہ خیال کیا تاکہ مہنگائی کو وسط مدت کی حد میں 5 سے 7 فیصد تک لایا جاسکے۔ موجودہ معلومات کی بنیاد پر، ماڈل نے پالیسی ریٹ میں مزید ضخیم اضافے اور پالیسی ریٹ کو طویل مدت کے لیے بلند سطح پر برقرار رکھنے کی سفارش کی۔ اس سے آٹھ ماہیوں کے دوران مہنگائی کو 5 سے 7 فیصد تک کم کرنے میں مدد ملے گی۔ عملے نے تیل کی عالمی قیمتوں اور شرح مبادلہ کے متبادل مفروضوں کی بنیاد پر منظر نامے بھی پیش کیے۔

زری پالیسی کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کے سروے کے نتائج

24۔ عملے نے آگاہ کیا کہ سروے کے تازہ ترین دور میں صارفین اور کاروباری اداروں کے اعتماد میں تیزی سے کمی آئی ہے۔ صارفین کا اعتماد گذشتہ دس برسوں کی پست ترین سطح پر ریکارڈ کیا گیا۔ اسی طرح، صارفین اور کاروباری اداروں کی قلیل مدتی مہنگائی کی توقعات میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے، جو گذشتہ تین برسوں کی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا ہے۔ ان مشاہدات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ معاشی سرگرمیوں میں سست روی متوقع ہے۔

25۔ بعد ازاں، عملے نے اسٹیٹ بینک کے علاوہ دیگر اداروں کے ”دیگر فورکاسٹر سروے“ کے نتائج سے آگاہ کیا۔ یہ غور کیا گیا کہ مالی سال 23ء میں حقیقی جی ڈی پی کی شرح نمو 4.0 تا 4.9 فیصد تک متوقع ہے۔ اسی طرح، مالی سال 23ء کے دوران اوسط مہنگائی میں 17 تا 17.9 فیصد کی حد میں کمی کا امکان ہے۔ یہ غور کیا گیا کہ زری پالیسی کمیٹی کے حالیہ اجلاس میں زیادہ تر فورکاسٹر ز اور ماہرین کو اسٹیٹ بینک کا پالیسی ریٹ میں اضافے کی توقع تھی۔

زری پالیسی غور و خوض اور فیصلے کا ووٹ

26۔ زری پالیسی کمیٹی نے 6 میں سے 5 ارکان کی اکثریتی رائے سے پالیسی ریٹ میں 125 بی پی ایس اضافے کا فیصلہ کیا؛ ایک رکن نے پالیسی ریٹ میں 100 بی پی ایس اضافے کے حق میں ووٹ دیا۔

فیصلے:

- پالیسی ریٹ میں 125 بی پی ایس اضافہ کیا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان۔ جولائی 2022ء منظور کیا جاتا ہے۔